ٹورانٹو سٹار کے Mr. John Honderich کی حضورِ انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایک مہمان Mr. John Honderich حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف پبلشرز کارپوریشن کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔ ان کے تحت مختلف اخبارات، کتابیں اور تعلیمی مواد پر مشتمل کتب رسائل شائع ہوتے ہیں۔ نیز سب سے بڑا اور اہم اخبار ”Toronto Star“ شائع ہوتا ہے۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور کے کینیڈا تشریف لانے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ یہاں بڑے اچھے موسم میں آئے ہیں۔ یہاں آپ کی مسجد بڑی خوبصورت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: شکریہ۔ پھر کہا کہ کیا آپ نے مسجد اندر سے دیکھی ہے۔ تو اس پر موصوف نے عرض کیا ابھی اندر سے نہیں دیکھی۔

موصوف نے عرض کیا کہ حضور میں اور مجھ میں ایک مشترک بات یہ ہے کہ حضور کا تعلق غانا سے رہا ہے اور میں بھی گزشتہ دس سال میں دو مرتبہ غانا گیا ہوں۔ پریس میڈیا کے حوالہ سے میری وہاں میٹنگ تھیں میں اس وجہ سے گیا تھا اور اکرا میں رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں قریباً آٹھ سال 1985ء تک غانا میں رہا ہوں اور غانین احمدی لوگ اب تک یہ محسوس کرتے ہیں کہ میں وہاں ان کے پاس ہوں۔ ان کا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ حضور یہاں آئے ہیں، کینیڈا کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا ایک ملٹی کلچر نیشن ہے، لوگوں میں وسعت حوصلہ ہے اور رواداری ہے۔ کینیڈا کی حکومت امیگرنٹس کے معاملے میں بہت اچھی ہے اور دوسرے ممالک کی نسبت یہاں آنے والے لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے میں زیادہ بہتر ہے۔ یہاں کے لوگ وسیع حوصلہ کے ساتھ دوسروں کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔

اس پر موصوف مہمان نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے اور ہم اس معاملہ میں منفرد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب جو یہاں سیریا سے اور عراق سے ریفیوجیز آ رہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ان کا یہاں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

اس پر مہمان نے عرض کیا کہ پچیس سے تیس ہزار اب تک آ چکے ہیں۔ جب یہاں ریفیوجیز کا پہلا گروپ آیا تھا تو وزیر اعظم کینیڈا نے خود ایئرپورٹ پر جا کر ان کو خوش آمدید کہا تھا۔ اسی طرح بعض گروپس کو ریسیو کرنے کے لئے صوبہ کے وزیر اعلیٰ اور میئر بھی ایئرپورٹ پر گئے ہیں۔ ایسا کرنے کے نتیجہ میں حکومت کے حق میں یہاں یہ تأثر پیدا ہوا ہے کہ حکومت ریفیوجیز کے کینیڈا آنے کو سپورٹ کر رہی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ یہاں کئی لوگوں نے پرائیویٹ طور پر ریفیوجیز فیملی کو سپانسر کیا ہے اور وہ ان فیملیز کو سپورٹ کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم بھی کر رہے ہیں۔ امیر صاحب جماعت کینیڈا نے پھر تفصیلاً بتایا کہ ہم نے بھی سو (100) فیملیز کو سپانسر کیا ہے اور ان کے اخراجات اٹھا رہے ہیں۔ اس پر موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ویلج میں بھی بعض سیرین رہ رہے ہیں۔ یہاں ان کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہمان نے عرض کیا کہ یہ کینیڈا کا ملک امیگرنٹس کا ہے۔ ہم سب لوگ باہر سے آئے ہیں۔ سوائے Aboriginies کے جو یہاں کے اصل باشندے ہیں۔ میرا اپنا تعلق جرمنی سے ہے۔ باہر سے آ کر یہاں آباد ہونے کی وجہ سے ہماری قوم میں لوگوں کا استقبال کرنا اہم ہے اور یہ بات ہماری فطرت میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نئے آنے والوں کی صلاحیتیں استعمال کریں۔ ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ آپ کے ملک کے لئے اچھا ہوگا۔ نئے آنے والے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ تعلیم حاصل کریں اور ملک کی خدمت کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کچھ ایسے گروپس ہیں جو ریفیوجیز اور امیگرینٹس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ حکومت میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہیں ہے جو ریفیوجیز یا امیگرنٹس کے خلاف ہو۔ لیکن حضور کی بات صحیح ہے کہ کچھ لوگ آواز اٹھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صوبائی حکومتوں میں تو ایسے لوگ نہیں ہیں جو آواز اٹھا رہے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ صوبائی حکومتوں میں بھی ایسا کوئی نہیں ہے۔ کوئی خلاف نہیں ہے۔ سب امیگرنٹس کے حق میں ہیں۔

اخبار ”Toronto Star“ کا ذکر ہوا کہ اس اخبار نے ایک آرٹیکل لکھا تھا جس میں بتایا تھا کہ مساجد میں اور مسلمانوں کی کتابوں میں شدّت پسندی سکھائی جاتی ہے۔ ایسی کتب مسجدوں میں پڑی ہوتی ہیں۔ اس آرٹیکل کے ساتھ ”مسجد بیت الاسلام“ کی تصویر لگا دی تھی۔ مہمان نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی۔ علم ہو جانے پر اخبار نے معافی مانگی تھی اور معذرت کی تھی۔ اس خبر کے بعد مجھے جماعت کے بارہ میں مزید پتہ لگا اور رابطہ قائم ہوا۔ اب ہم نے کچھ ایسے اقدامات کئے ہیں کہ دوبارہ کوئی ایسی خبر شائع نہ ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مجھے اس کا علم تھا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے معذرت شائع کی۔ حضور انور نے فرمایا یہ ایک ”Blessing in Disguise“ والی بات ہے کہ بُری چیز سے ایک خیر کا پہلو نکل آیا۔ اس خبر، آرٹیکل کے شائع ہونے کے بعد آپ کا جماعت سے بڑا مضبوط رابطہ اور تعلق پیدا ہو گیا اور اسی وجہ سے آج آپ یہاں آئے ہوئے ہیں۔

مہمان نے کہا: حضور صحیح کہتے ہیں مجھے آج موقع ملا ہے کہ میں آپ سے ملوں۔

مہمان نے یہودی کمیونٹی کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ٹورانٹو میں کنزرویٹو قسم کی یہودی کمیونٹی ہے۔ اپنے عقائد پر سختی سے عمل کرتے ہیں اور اسرائیل کے حوالہ سے ان کے بڑے مضبوط اور پختہ خیالات ہیں۔ جب بھی اسرائیل کے حوالہ سے بات ہوتی ہے اور کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو یہاں بہت زیادہ کھچاؤ ہو جاتا ہے اور مسلمانوں سے اختلاف بڑھ جاتا ہے۔ گزشتہ حکومت میں یہ کھچاؤ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا کیونکہ سابق وزیر اعظم سٹیون ہارپر کی حکومت کُھل کر اسرائیل کا ساتھ دیتی تھی۔

موصوف مہمان نے کہا کہ دوسری طرف مجھے فخر ہے کہ ہم نے اپنے اخبار میں ایک اچھا، مضبوط مسلمان بطور کالومسٹ (Colomist) رکھا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: احمدیوں میں بھی بڑا پوٹینشل ہے۔ بعض بڑا اچھا لکھنے والے ہیں۔ بعض احمدی لکھتے بھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اپنی کمیونٹی کا حوالہ دیئے بغیر اپنی ذاتی حیثیت سے لکھتے ہیں۔

موصوف مہمان نے عرض کیا کہ حضور کو یہاں اسماعیلی آغا خانی سینٹر جا کر دیکھنا چاہئے۔ بہت خوبصورت ہے۔ مہمان نے پوچھا کہ کیا حضور کو باہر سیر وغیرہ کرنے کے لئے کچھ وقت ملتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مقامی جماعت جو یہاں میرا پروگرام بناتی ہے ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مجھے یہاں مصروف رکھیں۔

موصوف نے کھیل کے حوالہ سے ذکر کیا کہ یہاں بالٹی مور (امریکہ) اور ٹورانٹو کی ٹیموں کا بیس بال (Baseball) کا میچ تھا۔ امریکہ کی سب سے بڑی کھیل Baseball ہے۔ لوگ اس کے لئے پاگل ہوئے ہوتے ہیں۔ جس طرح یوکے میں فٹ بال کے میچز میں لوگوں کا حال ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وہاں ایک ٹیم مانچسٹر یونائیٹڈ ہے۔ جب میچز ہوتے ہیں تو کافی جوش ہوتا ہے۔

مہمان نے بڑی خوشی سے بتایا کہ ٹورانٹو نے یہ میچ آخری منٹوں میں جیت لیا۔

جماعت میں کھیلوں کے پروگرام کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ہماری اپنی احمدی خدام کی ٹیمیں ہیں۔ فٹ بال کے میچز اور مقابلے ہوتے ہیں۔ افریقہ میں ٹورنامنٹ ہوا۔ پھر کرکٹ کا ٹورنامنٹ بھی ہر سال ہوتا ہے۔ مختلف ملکوں کی ٹیمیں حصّہ لیتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری بڑی تعداد افریقہ میں ہے، مغربی افریقہ کے ممالک میں ہماری بڑی جماعتیں ہیں۔ سب سے بڑی جماعت غانا میں ہے۔ پھر نائیجیریا۔ سیرالیون میں بڑی جماعتیں ہیں اور اعلیٰ لیول پر بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ مالی، نائیجر اور بورکینافاسو میں بھی بڑی تعداد موجود ہے۔

غانا کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اکرا میں جماعت کا ہیڈکوارٹر ہے لیکن سارے ملک میں جماعت پھیلی ہوئی ہے۔ ایک ملین کے قریب جماعت کی تعداد ہے۔ غانا میں اشانٹی کا علاقہ سب سے خوبصورت علاقہ ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد میں دو دفعہ غانا گیا ہوں۔ اکرا میں قیام کے علاوہ نارتھ کے علاقہ میں بھی گیا اور بعض دوسرے علاقوں کا بھی وزٹ کیا اور پھر غانا سے بورکینافاسو By Road گیا تھا۔

حضور انور نے بتایا کہ میں نے غانا کے صدر کو کہا تھا کہ غانا کا جغرافیہ مَیں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں آٹھ سال غانا میں رہا ہوں۔

مہمان موصوف نے عرض کیا کہ وہ دو دفعہ اکرا (غانا) گئے ہیں اور دونوں دفعہ اکرا میں ہی قیام کیا ہے۔

حضور انور نے مہمان موصوف کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ ویک اینڈ Thanks Giving کا تہوار ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ بھی Thanks Giving ہی ہوتا ہے۔

Mr. John Honderich کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مہمان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔